سوال

میرے خاوند نے بالکل نئے کپڑے اپنے بھائی کو بطور نمونہ دکھانے کے لیے بھیجے کہ عورتوں کے ان تئے ڈیزائن کیا ہیں تاکہ انہیں جائنہ سے تیار کروایا جاسکے، اور خاوند نے یہ کہا کہ جب بھائی دیکھ لے تو آپ ان میں سے جو چاہیں لے سکتی ہیں لیکن اس کے بعد میرے خاوند نے اپنے بھائی سے کہا کہ وہ واپس لانے کی بجائے یہ کپڑے اس کی بہن کو دے دے، حالانکہ میرا خاوند جانتا تھا کہ میرے پاس اس وقت کوئی کپڑے نہیں، کیونکہ میرے کپڑے پھٹ چکے ہیں، اور تیسرے بچے کی پیدائش کے بعد میرا وزن بھی کم نہیں ہوا تو کیا میرے خاوند کو حق حاصل ہے کہ جب ہمیں مبلغ کی ضرورت بھی ہے تو وہ اس وقت ان کپڑوں پر بہت ساری رقم خرچ کرے، اور پھر یہ کپڑے اپنی بیوی کو دینے کی بجائے اپنی بہن کو دے دے ؟ ہم سے ہر ایک کو کپڑوں کی ضرورت تھی، لیکن کیا یہ عدل اور انصاف ہے کہ وہ اپنی بیوی اور بچے جنہیں نئے لباس کی ضرورت بھی تھی ان کی بجائے اپنی بہن کو ترجیح دے کر لباس بہن کو دے دے ؟

جواب

الحمد للہ

اگر معاملہ ایسا ہی ہے جو آپ نے بیان کیا ہے، تو خاوند کو اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیے تھا کہ وہ آپ کے لیے اس لباس کی بجائے آپ کو نیا لباس لا کر دیتا

اور آپ کو بھی چاہیے کہ آپ خاوند کے اس تصرف میں کوئی عذر تلاش کر لیتی، ہوسکتا ہے کہ خاوند نے یہ کپڑے واپس لینے میں کوئی حرج محسوس کیا ہو، یا پھر اس کی بہن نے یہ کپڑے دیکھ کر انہیں پسند کیا ہو اس لیے واپس لینا پسند نہ کیا ہو، اس طرح کا کوئی اور عذر ہوسکتا ہے

اصل میں ازدواجی زندگی تو محبت و مودت اور الفت و پیار اور عفو و درگزر پر مبنی ہے، کوئی بھی ایسا خاوند نہیں اور نہ ہی کوئی ایسی بیوی ہے جس سے کوئی غلطی نہ ہوتی ہو، ہر ایک سے غلطی ہوسکتی ہے، لیکن ازدواجی زندگی کو ایک دوسرے کی غلطیوں پر معاف کر کے اور اس میں عذر تلاش کر کے اسے خوبصورت بنایا جا سکتا ہے

آپ کے خاوند کو صلہ رحمی کا ان شاء اللہ اجر و ثواب حاصل ہوگا، اور اگر آپ اس میں صبر و تحمل کرتی ہیں اور اجر و ثواب کی نیت کریں تو آپ کو بھی ثواب ملے گا، کیونکہ آپ نے دوسرے کے لیے بھی خیر پسند کی ہے جس طرح اپنے لیے پسند کرتی ہیں

اس صدقہ کرنے اور احسان کرنے والے کے لیے اللہ سبحانہ و تعالی سے اجر و ثواب اور مال میں برکت کی امید رکھی جائیگی، اور اللہ کے حکم سے اس کے نتیجہ میں آپ کے لیے بھی خیر و بھلائی اور فائدہ ہوگا

اس لیے ہم اپنی فاضل بہن کو صبر اور اجر و ثواب کی وصیت کرتے ہیں، اور گزارش کرتے ہیں کہ آپ اپنی ضروریات طلب کرنے میں نرمی اختیار کریں، اور اپنے خاوند کو مشقت میں مت ڈالیں

اور اسی طرح ہم آپ کے خاوند کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ آپ اور آپ کی اولاد کے ساتھ حسن سلوک کرے، اور آپ لوگوں کو جن اشیاء کی ضرورت ہے وہ ضرور لا کر دے، اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ وہ آپ پر جو بھی خرچ کرتا ہے چاہے وہ کھانا پینا ہے یا پھر لباس وغیرہ اس کا اسے اللہ تعالی کے ہاں اجر و ثواب حاصل ہوگا، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر وہ اس میں اجر و ثواب کی نیت رکھتا ہو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب کوئی مسلمان اپنے اہل و عیال پر اجرو ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ کا اجرو ثواب ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5351) صحیح مسلم حدیث نمبر (1002).

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ایک دینا جو آپ نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہے، اور ایک دینار جو آپ نے گردن آزاد کرنے میں خرچ کیا ہے، اور ایک دینار جو آپ نے مسکین پر خرچ کیا، اور ایک دینار جو آپ نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا، ان سب میں سے سب سے زیادہ اجرو ثواب والا وہ ہے جو آپ نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (995).

"جو دینار گردن پر خرچ کیا " کا معنی یہ ہے کہ جو دینار غلام یا لونڈی آزاد کرانے میں خرچ کیا

یہ عظیم حدیث خاوند کو اپنی بیوی اور بچوں پر خرچ کرنے کی ترغیب اور تشجیع دلاتی ہے، کیونکہ بیوی بچوں پر خرچ کرنا تو اللہ کی راہ میں اور مسکین پر خرچ کرنے سے بھی زیادہ اجرو ثواب کا باعث ہے

ہم اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ آپ دونوں کے حالات کی اصلاح فرمائے، اور آپ دونوں کے مال و دولت میں برکت عطا فرمائے، اور آپ دونوں کی روزی میں برکت عطا کرے

واللہ اعلم

اسلام سوال و جواب

96122